دارالامان کا ہفتہ

۱۹۱۸ء

۱۔ رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو گیا ہے پہلا روزہ ۱۱ جون بروز منگل ہوا۔ اللہ تعالیٰ یہ رمضان ہمارے لئے نہایت بابرکت اور خاص فیوض کے نزول کا ذریعہ ہو۔ آمین ؞

۲۔ قرآن کریم کا باقاعدہ درس حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب مرفیوضہ دے رہے ہیں۔ رمضان میں نصف پارہ روزانہ آپ سنائیں گے اللہ تعالیٰ آپ کی روح القدس سے مدد کرے یہ درس ظہر اور عصر کے درمیان اور حدیث کا درس بعد عصر جاری ہے ؞

۳۔ ہر دو مدارس موسمی تعطیلات کے لئے بند ہو چکے ہیں پہلا اگست میں تعطیلات ہوتی تھیں مگر اس مرتبہ رمضان کی وجہ سے رمضان میں حضنوں کا دیا جانا ضروری سمجھا گیا ہے ؞

۴۔ گذشتہ دو تین روز سے تیز ہوا کے چلنے اور کسی قدر ترشح سے موسم میں اتنی حدت نہیں رہی۔ بارش کا موسم قریب معلوم ہوتا ہے ؞

۵۔ ہفتہ زیر اشاعت میں ایک خفیف سا زلزلہ کا دہکارات کو محسوس ہوا ؞

۶۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیّر حضرت کی ڈاک کی خدمت کے لئے اور خانصاحب میاں عبد اللہ خان صاحب عیادت کی غرض سے بمبئی تشریف لے گئے ؞

۷۔ حضرت نواب صاحب قبلہ واپس تشریف لے آئے ہیں

رمضان میں احباب صدقات میں ترقی کریں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ آپ رمضان میں بہت ہی سخی ہوتے تھے آپ تو یوں بھی اجود تھے

الانوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پروپرائٹر و پبلشر شائع ہوا

مکتوباتِ احمدیہ

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عنایت نامہ پہونچا اب میری طبیعت ٹھہر گئی ہے دورہ مرض سے امن ہے حقیقت میں یہ عمر حسب الشان ساٹھ پینسٹھ سال کا ہو جاتا ہے مرنے کے لئے ایک بہانہ چاہتی ہے۔ جیسا کہ ایک بوسیدہ دیوار یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس قدر سخت حملوں سے وہ بچا لیتا ہے کل کی تاریخ عنبر بھی پہونچ گیا ہے میری طرف سے آپ اس مہربان دوست کی خدمت میں شکریہ ادا کریں جنہوں نے میری بیماری کا حال سنکر اپنی عنایت اور ہمدردی محض للہ ظاہر کی خدا تعالےٰ انکو اس خدمت کا اجر بخشے اور ساتھ ہی آپ کو۔ آمین ثم آمین ؛

میرے گھر میں جو ایام امید تھے ۱۴ جون کو اول دروزہ کے وقت ہولناک حالت پیدا ہو گئی یعنی تمام بدن سرد ہو گیا اور ضعف کمال کو پہونچا اور غشی کے آثار ظاہر ہونے لگے اس وقت میں نے خیال کیا کہ شاید اب اس وقت یہ عاجزہ فانی دنیا کو الوداع کہتی ہے بچوں کی سخت دردناک حالت تھی اور دوسری گھر میں رہنے والی عورتیں اور ان کی والدہ نیم مردہ کی طرح اور نیم جان تھیں کیونکہ ردی علامتیں پیدا ہو گئیں تھیں۔ اسدم ان کا آخری دم خیال کر کے اور پھر خدا تعالےٰ کی قدرت کو بھی مظہر العجائب یقین کر کے ان کی صحت کے لئے میں نے دعا کی یک دفعہ حالت بدل گئی اور الہام ہوا

تحویل الموت

یعنے ہمنے موت کو ٹالدیا اور دوسرے وقت پر ڈالدیا۔ اور بدن پھر گرم ہو گیا اور حواس قائم ہو گئے اور لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔ اس تنگی اور گبھراہٹ کی حالت میں مینے مناسب سمجھا کہ آپکے لئے بھی ساتھ ہی دعا کروں چنانچہ کئی دفعہ دعا کیگئی۔ زیادہ خیریت ہے والسلام خاکسار۔ غلام احمدؐ

اسوقت میں خط لکھ چکا تھا کہ پھر سخت کمر میں درد اور تپ میرے گھر میں ہو گیا ہے سخت بیتاب ہو گئیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرما دے آمین

صوفی تصور حسین صاحب کے نام

مجبی اخویم حافظ تصور حسین صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ درست ہے کہ خدا تعالےٰ کی امانت جس سے مراد تمام انسانی قوےٰ یعنی روحانی اور جسمانی قوتیں ہیں اسی کی راہ میں خرچ کرنی چاہیئے۔ لیکن اسرار کا پوشیدہ کرنا صرف اس حد تک درست ہے کہ ایک نااہل کے آگے ایسے معارف بیان نہیں کرنے چاہئیں۔ جن کا وہ متحمل نہو سکے۔ اور مذہب وحدت شہود کا صحیح ہے یہی وحدت اس مرتبہ تک پہونچتی ہے کہ گویا وحدت وجود کا اس میں جلوہ ہے اور صرف خیل و قال کچھ چیز نہیں۔ ہے عملی رنگ میں ترقی کرنا چاہیئے اور اس جگہ بعض آدمی ہمارے منشاء کے مطابق اپنی حالت درست کرنے میں سرگرم ہیں۔ اور بعض ابھی حقیقت سے دور ہیں امید ہے کہ انشاء اللہ جو سعید ہیں وہ بہت کچھ ہدایت کریں گے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

شاہ صاحب السلام علیکم۔

انشاء اللہ میں دعا کروں گا۔ چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد اور صبح استغفار کا التزام کریں۔ کہ اکثر پریشانی اور ہجوم غموم گناہوں کی شامت سے ہوتے ہیں۔ اور صبر سے منتظر رہیں

مرزا غلام احمد

تحفظ ہند کی فوج میں بھرتی ہو جاؤ

ہندوستان کی حفاظت کے لئے جو فوج طیار ہوگی۔ اس میں بھرتی ہونے کے لئے لاہور اور بعض دوسری جگہ کے وکلاء نے اپنے نام پیش کئے ہیں یہ بہت اچھی بات ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کثیر التعداد افراد مختلف صورتوں میں جنگ کی خدمات پر گئے ہیں۔ لیکن تحفظ ہند میں بھی اس جماعت میں سے ایک معقول تعداد بھرتی ہونی ضروری ہے۔ بہت مناسب ہوگا کہ یہ جماعت سلسلہ کے مرکز قادیان سے بھرتی ہو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے ٹرننگ وغیرہ کا انتظام اگر قادیان میں ممکن ہو سکے تو بہت ہی اچھا ہے لیکن اس کے متعلق ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے یہ معاملہ اعلیٰ افسروں کی منظوری پر موقوف ہے لیکن یہ تو مسلم بات ہے کہ اس حفاظت ہند کی فوج میں احمدی احباب کا ایک حصہ لازماً ہونا چاہیئے ضلع گورداسپور سے اسی فوج کے لئے دو سو آدمی مانگے جا رہے ہیں اگر ہماری جماعت ہی یہ تعداد پوری کر دے تو بہت ہی عمدہ بات ہوگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح یقیناً اس سے بہت خوش ہونگے۔ آپ چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت اس موقعہ پر خدمت سرکار کے لئے ہر طرح آمادہ رہے۔ بلکہ قارئین الحکم واقف ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے سلسلہ کے ایک سالانہ اجلاس میں فرمایا تھا کہ مجھ پر خلافت کے کاروبار کا بوجھ نہ ہوتا تو میں خود والنٹیر ہو کر جنگ میں چلا جاتا۔ جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح کے اس ارشاد و اعلان کا عملی نمونہ دکھانے میں کوئی کمی نہیں کی ایک بہت بڑی تعداد شریک خدمات جنگ ہوگئی اور ہوتی رہتی ہے۔ مگر امتیازی طور پر اگر ضلع گورداسپور کے دو سو آدمیوں کی مطلوبہ تعداد احمدی جماعت تحفظ ہند کی فوج کے لئے پوری کر دے تو اس کے شایان شان ہے۔ قادیان سلسلہ کا مرکز ہے اور یہ دو سو آدمی سلسلے کی طرف سے ہونگے پس وہ لوگ بڑے ہی خوش قسمت ہونگے جو سلسلہ کی طرف سے

حفاظت ہند کی فوج میں بھرتی ہوں

وہ لوگ جو اس تحریک میں عملی حصہ لیں اور شریک ہونا چاہئیں۔ وہ ایڈیٹر الحکم یا سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیں حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور یہ تمام نام پیش ہوتے رہینگے تعداد پوری ہونے پر ان کو بلالیا جائیگا۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ حفاظت ہند کی فوج کو ہندوستان ہی رہنا پڑیگا۔ دو سو آدمیوں کی تعداد کوئی بڑی تعداد نہیں۔ بہت جلد اس کو پورا کر کے دکھا دو کہ

تم ایک زندہ جاوید امام کی پیرو قوم ہو

آمین

طلباء اور تکمیل ہال کا چندہ

رخصتوں کے ایام میں حسب معمول طلباء مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام کو تکمیل ہال اور دیگر ضروریات تبلیغ کے لئے چندہ کی رسید بکیں دی گئی ہیں۔ احباب ان بچوں کو فراہمی چندہ میں ہر طرح مدد دیں۔ اور حوصلہ افزائی کریں۔ تاکہ تعلیم الاسلام کا ہال ہر طرح مکمل ہو جائے۔

مربیان الحکم

الحکم کی توسیع اشاعت و اعانت کی تحریک میں جاری نہیں کر سکا لیکن

مربیان الحکم اپنے فرض سے غافل نہیں جس سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ باقاعدہ تحریک انشاء اللہ العزیز بارور ہوگی؛

بمبئی سے سید حمید رضوی بلڈنگ کنٹراکٹر و مینجر مالک چال و نواب چال۔ ۱- مربیان درجہ اول میں داخل ہوئے نوجوان سید کے حلقہ احباب میں بھی الحکم کی اشاعت انشاء اللہ ترقی کریگی

۲- عزیز مکرم منشی عبد المجید خان صاحب الحکم کی اعانت درجہ دوم میں فرماتے ہیں۔ میں ہر دو مربیان کا شکرگزار ہوں دوسرے احباب بھی توجہ فرماویں۔

۳- الحکم چار مہینے سے برابر پابندی وقت کے ساتھ خدا کے فضل سے شائع ہو رہا ہے جن احباب نے اب تک قیمت ادا نہیں کی وہ وی۔ پی لینے کے لئے طیار رہیں۔ ایسا ہی بقایادار احباب بھی؛

(خاکسار یعقوب علی)

حضرت خلیفۃ المسیح کی روانگی میں عارضی التوا

کسی دوسری جگہ ان خبروں کا خلاصہ دیا گیا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح کے ۱۳ جون ۱۹۱۸ء کو قادیان پہونچنے کے متعلق آئی ہیں: لیکن ۱۳ جون ۱۹۱۸ء کی ڈاک یہ خبر لیکر آئی ہے کہ خانصاحب میاں عبد اللہ خان صاحب کے تار کی وجہ سے عارضی طور پر روانگی ملتوی ہوگئی ہے حضرت خلیفۃ المسیح غالباً ڈلہوزی یا منصوری تشریف لیجائیں گے اور باقی قافلہ لاہور ہوتا ہوا قادیان پہونچیگا۔ حضرت نواب محمد علیخان صاحب قبلہ کے بھتیجے صاحبزادہ خان عبد اللہ خانصاحب عیادت کیلئے بمبئی تشریف لیگئے ہیں اور انہوں نے اپنی روانگی کا تار حضرت کو دیا اور قافلہ طیار ہو چکا تہا لیکن خانصاحب کی تکلیف کو مدنظر رکہکر غالباً حضرت خلیفۃ المسیح نے ان کے بمبئی پہونچنے تک سفر کو ملتوی کردیا۔ وہ خیر و عافیت سے ۱۰ جون کو بمبئی پہنچ گئے ہیں اس آخری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً حضرت خلیفۃ المسیح جلد ہی ان سے روانہ ہوسکیں۔ بہرحال بمبئی میں تو اب روانگی کی طیاریاں ہیں۔ ادہر ہم شوق سے اس وقت اور گہڑی کا انتظار کر رہے ہیں جب ہمارا آقا اور حضرت ام المومنین قادیان وارد ہوں ؞

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے اور ہر ایک مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرے۔ مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ تلاوت کی اصلی غرض عمل ہے اور اعتقادی قوتوں کا نشوونما اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل نہ کرے اور یہ آگاہی قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے اس ضرورت کو پورا کرنیکے لئے ترجمۃ القرآن کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور اس میں بامحاورہ ترجمہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں اور اس ترجمہ اور نوٹوں کی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت اور اعجازی قوت کو ظاہر کیا جاوے اور یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضروریات اور مخالفین اسلام کے موجودہ اعتراضات کو مدنظر رکھکر لکھے گئے ہیں عاشق قرآن کریم حضرت مولینا مولوی حافظ نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح رض کے درس سے لئے ہوئے نوٹوں اور آپ کی تحریروں اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغفور کی تحریروں اور ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات جمع کئے گئے ہیں کیا آپ نے ابتک ان ملفوظات کو نہیں پڑھا تو ضرور پڑہیں اس میں نور وہدایت ہے پارہ ۲۴ سے ۳۰ تک اور ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ پارے شائع ہو چکے ہیں۔ ۳۰واں پارہ سردست مل نہیں سکتا لیکن ۲۴ سے ۲۹ تک اور ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ پارے ہر وقت مل سکتے ہیں ہدیہ فی پارہ ایک روپیہ ہے لیکن رمضان شریف میں ۲۴ سے ۲۹ تک فی پارہ ۸ اور ۱۵، ۱۶، ۱۷ تینوں پارے فی پارہ ایک روپیہ کے حساب سے لیں گے احباب جلد دفتر الحکم میں درخواست بھیجکر منگوالیں:

دفتر الحکم قادیان۔ دار الامان۔ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب فرماویں

ایوانِ خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی صحت کے متعلق جو خبریں معمول کے موافق ۹ جون ۱۹۱۸ء تک قادیان پہونچی ہیں وہ نہایت مسرت افزا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی مظہر ہیں حضرت کی صحت (۱) بہت اچھی ہے وزن میں بھی اضافہ ہو گیا ہے حالت صحت کے وزن سے صرف ۲½ پونڈ ۵ جون تک کم تھا۔ اور لاہور کے مقابلہ میں ۷ پونڈ زیادہ ؛ (۲) نمازیں حضور اب خود پڑھاتے ہیں ۹ جون ۱۹۱۸ء کو بھی جمعہ کا خطبہ خود حضور نے پڑھا ؛

۳۔ حضرت ام المومنین علیہا السلام کی صحت بھی الحمد للہ دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اور زخم اچھا ہو رہا ہے۔ حضرت ام المومنین قادیان آنے کے لئے طیار ہیں ؛

غرض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اب حضرت ام المومنین کی صحت بہت اچھی ہے، باندرا کا مکان چھوڑ کر ایک ساحلی مکان لینے کی تجویزیں ہیں ؛

۹ جون ۱۹۱۸ء تک حضرت خلیفۃ المسیح تبدیل مکان اور حضرت ام المومنین کے رو بصحت ہو کر قادیان کی مراجعت کی خبریں آئیں ؛ **۹ جون کو یکایک حضرت** مرزا بشیر احمد صاحب کا تار آیا کہ حضرت ام المومنین تشریف لاتی ہیں پانچ منگل کی صبح کو گاڑی ریلوے سٹیشن بٹالہ پر بھیجی جاوے اس تار نے قادیان کے ساکنین پر **ابر رحمت سے پہلے ٹھنڈی ہوا کا کام کیا** ہر چھوٹا بڑا ہشاش بشاش نظر آتا ہے۔ کیونکہ یقین کامل ہے کہ حضرت ام المومنین کی تشریف آوری حضرت خلیفۃ المسیح کی تشریف آوری کا پیش خیمہ ہو گی۔ بلکہ

حضرت ساتھ ہی تشریف لے آئیں گے

گاڑی بٹالہ سٹیشن پر روانہ کر دی گئی۔ ۱۰ ر کی صبح کو گورداسپور سے خبر آئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک تار ایک مخلص خادم کے نام آیا ہے کہ ڈلہوزی میں کوئی کوٹھی خالی ہو تو حضرت کو دہلی سٹیشن پر اطلاع بھجوا دے اس خبر نے تو قادیان میں یوم العید کی سی خوشی پیدا کر دی۔

خاکسار ایڈیٹر الحکم اور مفتی فضل رحمان صاحب اور سید اسعد علیشاہ صاحب بٹالہ سٹیشن پر حاضر ہوئے مگر ۱۱ ر جون کو حضرت ام المومنین اور حضرت خلیفۃ المسیح تشریف نہیں لائے ؛

۱۲ ر جون ۱۹۱۸ء کو قادیان میں برادر مکرم شیخ عبد الرحمٰن قادیانی کا مکتوب پہونچا کہ حضرت قافلہ سالار حضرت ام المومنین کے ہمراہ میں ۱۲ ر کو بٹالہ اور ۱۳ ر کی صبح کو قادیان پہونچتے ہیں ؛

چنانچہ پھر خاکسار مفتی صاحب عزیز عبد السلام خلف الرشید حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ سید اسعد علیشاہ صاحب عزیز عبد القادر پسر شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اور بعض دوسرے دوستوں کے ۱۲ کی رات کو بٹالہ پہونچے مگر حضرت صاحب اس گاڑی سے تشریف نہیں لائے معلوم ہوا لاہور بھی جماعت منتظر تھی مگر حضرت صاحب تشریف نہیں لائے۔ بہر حال۔

حضرت تشریف لا رہے ہیں

والحمد للہ علیٰ ذالک ؛ بریں مژدہ گر جان فشانم رواست

آخری خبر آج ۱۳ ر کی صبح تک یہی ہے۔ خدا کے فضل سے امید ہے کہ اگلی اشاعت میں حضرت کے ورود قادیان کی خبر سنا سکوں ؛

یہ امر موجب تسلی و اطمینان ہے کہ حضرت کی صحت بہت اچھی ہے اور حضرت ام المومنین کو بہت افاقہ ہے۔ الحمد للہ ؛

درخواست دعا

جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا لڑکا ناصر الدین اور مفتی محمد صادق صاحب کا بچہ عبد المومن بخار سے بیمار ہیں احباب انکی صحت کیلئے دعا کریں ؛

خدا تعالیٰ کی کتاب کے کیا کام ہیں؟

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم اعجاز رقم سے)

قریباً نصف صدی پہلے کا لکھا ہوا

انسان کا مقصد اقصیٰ وہ مرتبہ قصویٰ ہے کہ جس سے انسان اپنی سعادت قصویٰ کو پہونچ جاوے اور وہ یہ ہے کہ۔

انسان کی تمام لذت اور تمام راحت اور تمام مقصود خدا ہی ہو جائے اور اس کی محبت میں ایسا کھویا جائے کہ اپنے وجود میں کچھ نہ رہے لیکن اس مرتبہ قصویٰ تک پہونچنے کے لئے کئی وسائل ہیں کہ جب تک وہ حاصل نہ ہوں یہ مرتبہ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

ایک ان میں سے **تکمیل قوت نظری** ہے۔ اور دوسری ان میں سے **تکمیل قوت عملی** ہے۔ تکمیل قوت علمی سے یہ مراد ہے جو سب سائل حصول یقین کے انسان کو حاصل ہوں جو خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات اور احدیت پر یقین کامل پیدا کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

تکمیل **قوت عملی** سے یہ مراد ہے جو ممارست عمل اس حد تک پہونچ جائے کہ جس سے توجہ الی اللہ ایسا ملکہ تام ہو جائے جو بہت ہی آسانی سے صادر ہو ؛

اب

جاننا چاہیئے جو اکثر قرآن شریف دو ہی حصہ پر مشتمل ہے ایک **تکمیل قوت نظری** اور ایک **تکمیل قوت عملی**۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی نسبت فرمایا ہے۔

شفاءٌ لما فی الصدور یعنے جو جو امراض روحانی انسان کے دل پر وارد ہوتے ہیں۔ سب کی اس پاک کلام میں شفا موجود ہے اور امراض بہ تفصیل ذیل ہیں

۱- بعض لوگ ایسے ہیں کہ شکوک اور شبہات ذات یا صفات باری تعالیٰ کی نسبت رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے حق کی طرف متوجہ نہیں ہوتے

۲- بعض لوگ خدا کو جانتے تو ہیں کہ ہے مگر اس غلطی میں پڑے ہوئے ہیں کہ راحت عظمیٰ نفسانی لذتوں کو خیال کرتے ہیں پس وہ جذبات نفس سے مغلوب ہو کر حظوظ نفسانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں پس یہ بھی حقیقت میں قوت نظریہ کی غلطی ہے جو راحت حقیقی کی منزلت انپر منکشف نہیں ہوتی۔

(نوٹ) **تکمیل قوت نظری** اور قوت **عملی** کے ذرائع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت لطیف بحث کی ہے اور یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے جس کو میں انشاء اللہ العزیز چھاپ دونگا۔ گر ابھی تک میں دیکھتا ہوں کہ ان نادر و نایاب مضامین کے قدر دان بہت کم ہیں۔ برادرم فخر الدین صاحب نے در مکنون حضرت کا دیوان شایع کیا جو اب تک بھی ذخیرہ کتب میں موجود پڑا ہے قرآنی صداقتوں کے جلوہ گاہ کے لئے ۸۰۰ جلدوں کی درخواستوں کی شرط لگائی گئی۔ اس میں سے بمشکل ۴۰۰ کے قریب درخواستیں آئی ہیں۔ ایسی صورت میں یہ کیونکہ شایع ہو سکتی ہیں۔ البتہ میرے ایک معزز دوست نے مجھ کو لکھا ہے۔ کہ وہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے **ملفوظات** اور پرانی تحریروں کی اشاعت و طبع میں مدد دینے کے لئے اس طرح پر آمادہ ہیں کہ وہ اپنے خرچ سے ان کو چھپوا دیں اور لاگت بذریعہ فروخت وصول کریں اس کے بعد اگر کچھ آمدنی ہو تو وہ کارخانہ الحکم کی امداد میں صرف ہو میں جانتا ہوں کہ اس بزرگ کے دل میں ایک تڑپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کی اشاعت کی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ کتابیں کس قدر تعداد میں شایع ہوتی ہیں اور خود انہوں نے اس سے پہلے تجربہ کیا ہے اس لئے جب تک پہلے احباب خریداری کی درخواستیں نہ بھیجیں میں نہیں اور اپنے آپکو ابتلا میں ڈالنا نہیں چاہتا۔

پس جو لوگ حضرت مسیح موعود ؑ کی تحریروں کے عاشق زار اور سچے خریدار ہیں جو علاوہ ۵۰۰ جلدوں کی خرید کی کم از کم گارنٹی نہ کریں میں کسی کو چھاپنے کے لئے طیار نہیں ہوں۔ جو مضمون آج کی اشاعت میں دیا گیا ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کس پایہ کا مضمون ہوگا واقعات بتائینگے کہ کسقدر دوست ۵۰۰ جلدوں کو کتنے عرصہ میں پورا کرتے ہیں ؛ (ایڈیٹر)

ذکر حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

(از قلم حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

مصائب کا علاج خودکشی نہیں خدا کی رضا کا حاصل کرنا ہے ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دنیوی مصائب سے تنگ آگیا ہوں اور چاہتا ہوں کہ خودکشی کرلوں۔

فرمایا ہرگز ایسا نہ کرو شاید تم خیال کرتے ہو کہ مرجانے سے انسان کا خاتمہ ہوجاتا ہے تو یہ خیال بالکل غلط ہے۔ موت صرف نقل مکان کا نام ہے۔ تمہاری شامت اعمال تمہارے ساتھ چلے گی۔ اور اگر خدا کو تم نے راضی نہیں کرلیا تو وہ مصیبت اس سے بڑھکر ہوگی۔

آپ کی توجہ آپ کا کام زیادہ تر یہ تھا۔ کہ اللہ اور رسول پر ایمان لوگوں کے دلوں میں قایم کردیں اور اسی وجہ سے خدا تعالے نے آپکو بہت سے **معجزات اور کرامات اور خوارق** عطا کئے یہی آیات و نشانات ہیں۔ جو اس زمانہ میں۔ ایمان کو ثریا سے لے آئے۔ اپنی جماعت کے احباب پر لازم ہے کہ ان **نشانات کو کثرت سے لوگوں کو سنایا کریں اور ان کی اشاعت کیا کریں**۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کے واسطے یہ تازہ دلائل ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لوگوں کے واسطے قایم کردیئے ہیں۔ اس اصل کی طرف توجہ ہونے کے سبب حضرت فروعات کی طرف کم متوجہ ہوتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے بیعت کی وہ ڈاڑھی منڈواتا تھا کسی نے حضرت کے پاس شکایت کی کہ فلاں شخص ڈاڑھی منڈواتا ہے۔ اسکو سمجھایا جائے۔ آپ نے فرمایا مجھے تو لوگوں کے ایمان کی فکر ہے۔ تم ڈاڑھیوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہو۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ڈاڑھی رکھنا بے سود ہے۔ بلکہ حضور کا منشا ظاہر ہے کہ جب درخت کی جڑ کو پانی دیا جاتا ہے تو سب شاخوں اور پتوں کو خود بخود پہونچ جاتا ہے۔ ایمان سارے مذہب کی جڑ ہے۔ جب ایمان دل میں قائم ہوگا تو اس کے تمام آثار ہر جگہ نمودار ہونگے اگلے دن کا ذکر ہے کسی شہر میں چند واعظین کے مقرر کرنے کی ضرورت تھی۔ وہاں جن واعظین کے نام تجویز کئے گئے۔ ان میں سے ایک صاحب ایسے بھی تھے جو ریش کی صفائی کیا کرتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ اسلامی واعظ ایسا تو ہونا چاہیئے۔ جس کے چہرے پر مسلمان ہونے کا سائین بورڈ[1] تو ہو۔

غیر ادیان پر فتح میری مصیبت کے ابتدائی سالوں میں مجھے ایک صوفی طبع ملے۔ جو اکثر صوفیا سے ملا کرتے تھے۔ یہ معلوم کرکے کہ میں نے میرزا صاحب سے بیعت کی ہے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ تم جلد عیسائیوں آریوں وغیرہ اقوام مخالفین اسلام کے جواب دینے میں ایک خاص طاقت حاصل کروگے۔ میں نے کہا یہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے جس شخص کی بیعت کی ہے اس کی توجہ ادیان باطلہ کے تنبیہ کرنے کی طرف بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور مرشد کی توجہ کا اثر مریدین پر پڑتا ہے

دینی محنت یہ جو دعا قرآن شریف میں سورۂ بقر کے آخر میں سکھلائی گئی ہے کہ ربنا لا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ۔ اے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی کہ ہمکو طاقت نہو۔ اس کی تفسیر میں حضرت فرمایا کرتے تھے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مومن کو چاہیئے کہ ہر کام میں اپنی پوری طاقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کردیوے کیونکہ دعا میں یہی سکھایا گیا ہے۔ کہ ہماری طاقت سے زیادہ ہم پر بوجھ نہ ہو۔ یہ نہیں سکھایا گیا کہ ہماری طاقت کے برابر بھی

[1] سائین بورڈ انگریزی زبان میں اس تختے کو کہتے ہیں جس پر دوکاندار وغیرہ اپنا نام اور کام وغیرہ لکھکر اپنی دوکان پر لٹکا دیتے ہیں۔ (حضرت خلیفہ اول کے عہد کا واقعہ ہے۔ ایڈیٹر)

نہ ہو۔ مومن کو چاہیئے کہ اپنی طاقت بھر خدا کے راہ میں اپنے آپ کو لٹیا رکھے اور حضرت کا اپنا طریق عمل ایسا ہی تھا۔ دین اسلام کا بول بالا کرنے کی جو دھن آپکو تھی اس کے مقابل میں ہر قسم کا آرام جان و جسم آپنے اپنے اوپر حرام کیا ہوا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سخت گرمی کے دن تھے آپ کوئی کتاب تائید اسلام میں لکھ رہے تھے چند دوست دوپہر کے قریب آپسے اجازت طلب کرکے آپکے کمرے میں حاضر ہوئے ایک نے عرض کی کہ حضور گرمی بہت ہے حضور کو تکلیف ہوتی ہوگی۔ کمرے میں ایک پنکھا لگوا دیا جائے۔ تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ تجویز تو آپ کی اچھی ہے مگر پنکھا لگا اور ٹھنڈی ہوا چلی تو پھر نیند آجائے گی اور سو رہنے کو جی چاہے گا۔ قوم تو آگے ہی سوئی ہوئی ہے۔ ہم بھی سو رہے۔ تو دین کی تائید کون کرے گا۔ یہ دنیں حضور کے الہامات اور کلمات چھپا کرتے تھے ان کے مضمون یا پروف میں حضور کو بھیجا کرتا تھا۔ خود سارا پروف بڑے غور سے پڑھا کرتے تھے۔

جب کوئی مضمون لکھنے بیٹھتے تھے تو تائید اسلام کے شوق میں ایسے محو ہو جاتے تھے کہ آپکو اپنی بیماری اور کمزوری کا خیال بھی بھول جاتا تھا بسا اوقات مضمون لکھتے لکھتے دوران سر کا دورہ آپڑتا تھا اور آپ بیہوشی کی سی حالت میں گر جاتے تھے اور بعد بہت دبانے اور ہاتھ پاؤں ملنے سے دیر کے بعد آرام ہوتا تھا۔ مگر افاقہ پاکر پھر اسی کام میں مشغول ہو جاتے تھے۔ بعض دفعہ ساری ساری رات مضمون لکھتے گذر جاتی تھی۔ اور ایسی ایک شب مجھے بھی حضور کے ساتھ گزارنیکا فخر حاصل ہوا تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ میرے پیارے دوست مرحوم مرزا ایوب بیگ صاحب زندہ تھے۔ اللہ تعالیٰ انکے درجات کو جنت میں بلند کرے۔ حضرت نے ایک نہایت ضروری مضمون لکھنا تھا۔ جس کا صبح تک طیار ہو جانا نہایت ضروری تھا۔ عشاء کے قریب ایوب و صادق کو حکم ہوا کہ حضرت مضمون جلدی جلدی لکھتے جائینگے جس کا صاف کرنا ضروری ہے۔ اس واسطے ایوب بیگ لکھاتے جائینگے اور محمد صادق لکھتا جائیگا۔ چونکہ حضرت میرے طرز خط کو پسند فرماتے تھے اس واسطے یہ فخر بھی مجھے حاصل ہے دنیادار تو کہا کرتے ہیں۔ کہ روشنئی طبع تو برمن بلا شدی۔ مگر مسیح موعود کے قدموں کے طفیل میرے خط کی عمدگی برائے من رحمت شدی والا معاملہ ہوگیا۔ عشاء کے بعد ہم اندر کے مکان میں بیٹھ گئے۔ لکھتے لکھتے فجر ہوگئی موذن نے اللہ اکبر کہا تو حضرت نے قلم ہاتھ سے رکھدیا۔ ہمارا تو یہ حال تھا کہ خیال ہوتا تھا کہ۔ موذن نے غلطی کھائی۔ ہنوز اذان کا وقت کہاں ہے؎

موذن بانگ بے ہنگام برداشت
نمی داند کہ چند از شب گذشت است

ابھی تو بہت تھوڑا ہی وقت گذرا ہے کہ ہم لکھنے بیٹھے تھے۔ مگر رات بھر کی کوفت نے اور معلوم نہیں کتنی ایسی شب حضرت نے پہلے گذاری ہوں گی حضور کی طبیعت پر ایک خوفناک اثر کیا اچانک ہاتھ پاؤں سرد ہوگئے اور دوران سر ہو کر آپ گر گئے۔ بہت دیر کے بعد آرام آیا تو پھر آپنے قلم دوات لی

"تحفہ رمضان"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول)

مکتوبات احمدیہ کی پانچویں جلد کئی نمبروں میں شائع ہوگی۔ کیونکہ اس میں وہ مکتوبات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخلص خدام کے نام لکھے اس سلسلہ میں پہلا حصہ حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا رضی اللہ عنہ مدراسی کے نام کے خطوط سیٹھ صاحب کی مختصر سی سوانح عمری درج کرگئی ہے قیمت فی جلد ۸/۔ ۲۵ رمضان تک یہ کتاب انشاءاللہ شائع ہو جاویگی کاتب لکھ رہا ہے احباب درخواستیں بھیجدیں صرف ۵۰۰ جلدیں طبع ہونگی

صدر انجمن کا سالانہ بجٹ اور احمدی

انجمنوں کا فرض

الحکم نے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ پر ہمیشہ احمدی انجمنوں اور قوم کو توجہ دلا کر اپنا فرض ادا کیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ وہ باتیں جو آج سے چند سال پیشتر محض صدا بصحرا کی مصداق تھیں۔ عملی لباس پہن رہی ہیں۔

بجٹ ایک نہایت اہم چیز ہے اس کا طیار کرنا بہت بڑے فکر اور محنت کو چاہتا ہے۔ اس مرتبہ بجٹ کو صحیح اصولوں پر ترتیب دینے کے لئے آمدنی کے وسائل اور صحیح اعداد کو قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے تمام انجمن ہائے احمدیہ کے نام ایک سرکلر لیٹر اس مقصد کے لئے بھیجی جا رہی ہے۔ کہ وہ مطلوبہ واقفیت صدر انجمن کو دیں۔ میں اس چٹھی کو ذیل میں تمام وکمال درج کر دیتا ہوں میری غرض یہ ہے کہ تمام انجمن ہائے احمدیہ اس پر غور کر کے اس کا جواب بہت جلد دفتر سیکرٹری صدر انجمن میں بھیجدیں۔ اس سے صدر انجمن کو بجٹ بنانے میں بہت آسانی ہوگی۔

مجھکو یقین کرنا چاہیئے کہ ہر چھوٹی بڑی انجمن اس چٹھی کا جواب بھیجے گی اس سے سلسلہ کے کاموں میں ایک خاص رو کام کرنے کی پیدا ہونے کی توقع ہے اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ پوری دلچسپی کے ساتھ اس میں حصہ لیں ۔۔ ایڈیٹر۔

میں ایک اہم امر کی طرف احمدی انجمنوں کے ممبروں کو عموماً اور سیکرٹری صاحبان کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں۔ امید ہے کہ وہ توجہ مبذول فرماوینگے۔ وہ امر یہ ہے کہ دنیا میں جسقدر سلطنتیں اور انجمنیں ہیں وہ سب اپنی آمد اور اخراجات کا ہر سال ایک بجٹ بناتی ہیں تب انکا نظام قائم رہتا ہے اور ان کے ضروری کام انجام پذیر ہوتے ہیں بجٹ بنانے کا یہ طریق ہے کہ جس قدر آمد ہونیکا غالب گمان ہو اس آمد کے مطابق اخراجات بھی تجویز کئے جاتے ہیں مثلاً ایک سلطنت کے وزرا اگر جانتے ہیں کہ آیندہ سال ہماری آمد دس کروڑ روپیہ ہوگی تو وہ اخراجات کا بجٹ بھی قطع و برید کر کے دس کروڑ کے اندر ہی تجویز کرینگے ورنہ اگر آمد کو مدنظر نہ رکھا جاوے تو ہوسکتا ہے کہ اخراجات زیادہ ہوں اور آخر اس سلطنت کو مشکلات کا سامنا پڑے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ آمد کا بجٹ صحیح اور غالب گمان پر قائم ہو اور واقعہ میں امید ہو کہ آیندہ سال اسقدر آمد ہوگی ورنہ نظام درہم برہم ہو جائیگا۔ صدر انجمن احمدیہ بھی چونکہ ایک ایسی انجمن ہے جسکی کچھ آمد اور کچھ اخراجات ہیں اس لئے یہ بھی ہر سال ایک بجٹ تجویز کرتی ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے بجٹ میں آمد کے مطابق اخراجات نہیں رکھے جاتے بلکہ اخراجات کے مطابق آمد تجویز کیجاتی ہے مثلاً ہم نے دیکھا کہ ہمیں امسال صیغہ بیت المال (جس میں لنگر خانہ و مہمانخانہ و وظائف ہیں) پر پندرہ ہزار خرچ کرنا پڑیگا تو ہم نے آمد بیت المال کے خانہ میں بھی پندرہ ہزار روپیہ ہی دکھلا دیا حالانکہ واقعہ یہ ہوتا ہے کہ پندرہ ہزار چھوڑ دس ہزار بھی وصول نہیں ہوتا اور نتیجہ یہ ہوتا ہے آمد سے اخراجات بڑھ جاتے ہیں اور انجمن کے صیغے مقروض ہو جاتے ہیں اور خزانہ سے بل وقت پر ادا نہیں ہوتے اور ہمیں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اب یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب تم جانتے ہو کہ بیت المال کی آمد دس ہزار ہوگی تو پھر کیوں اخراجات پندرہ ہزار تجویز کرتے ہو اخراجات بھی دس ہزار ہی رکھو یہ اعتراض بادالنظر میں ہر شخص کو پیدا ہوگا لیکن اس میں ہم مجبور ہیں کیونکہ ہم جو پندرہ ہزار روپیہ بیت المال کے لئے رکھتے ہیں۔ تو وہ پہلے ہی کفایت کو مدنظر رکھ کر تجویز کرتے ہیں اب کیا آنیوالے مہمانوں کو کھانا نہ دیں یا غرباء اور مستحق مہاجرین کی امداد نہ کریں یا بیوا ؤں اور یتیموں کا کھانا بند کر دیں؟ جب ان باتوں سے کوئی بات بھی نہیں ہوسکتی تو آپ ہمیں مجبور خیال فرما دیں اور یہ یقین کریں کہ اس میں

پندرہ ہزار روپیہ بہر حال خرچ کرنا ہے اسلئے بجائے اس کے کہ آپ ہمیں کہیں کہ تم اخراجات کم کرو آپ خود ہماری آمد میں اضافہ کریں کیونکہ آمد و خرچ دو ہی طرح مساوی ہو سکتے ہیں۔ خرچ کم کر دیا جائے یا آمد میں اضافہ کر دیا جائے غرض ہمارے بجٹ میں یہ جو نقص ہے کہ آمد و خرچ میں تناسب نہیں اس کی صرف یہ وجہ ہے کہ ہم نے کبھی آمد کو مدنظر نہیں رکھا اس لئے ہمارا ارادہ ہے کہ اگلے سال کا بجٹ آمد کو مدنظر رکھکر بنائیں اس لئے ضرورت ہے کہ ہمیں آمد کا قریباً یقینی تخمینہ معلوم ہو جاوے پھر انشاء اللہ اس کے تناسب سے ہم اخراجات بجٹ تجویز کریں گے جس سے خدا کا فضل شامل حال رہے تو کسی مشکل کا سامنا نہ ہوگا اس لئے سب سے بہتر یہ راہ ہے کہ تمام انجمنیں ہمیں اطلاع دیں کہ اگلے سال وہ کس قدر روپیہ صدر انجمن احمدیہ کو بطور چندہ دینگی اس میں دو فائدے ہیں۔

ایک تو یہ کہ جب سب انجمنیں لکھ بھیجینگی کہ ہم اس اس قدر رقم کل سال میں صدر انجمن کے خزانہ میں داخل کرینگی تو ہم تمام انجمنوں کی رقموں کو جمع کر کے معلوم کرینگے کہ ہماری کل آمد اس سال اس قدر ہونیوالی ہے اس لئے اخراجات اس کے مطابق رکھے جاوینگے اور اگر دیکھیں گے کہ اخراجات زیادہ ہیں تو ہم بعض انجمنوں کو لکھینگے کہ تم اپنے چندہ کی رقم میں اس قدر اور خفیف سا اضافہ کر لو اس طرح پر چونکہ آمد کا بجٹ یقینی ہوگا اس لئے سال بھر میں کبھی ہمارے صیغے مقروض نہ ہونگے۔ دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ اب جو ہمیں آئے دن ہر انجمن کو لکھنا پڑتا ہے۔ کہ "چندہ بھیجو چندہ بھیجو" ان ہر وقت کی تحریکوں کی ضرورت نہ رہیگی۔ بلکہ صرف اتنا کام باقی رہ جائیگا کہ محاسب صاحب یہ دیکھتے رہینگے کہ کس انجمن کی طرف سے اس کی موعودہ رقم کی قسط وصول نہیں ہوئی اور ایسی صورت میں محاسب صاحب صرف انجمن کو لکھینگے کہ تم نے سال کے لئے اس قدر رقم کا وعدہ کیا ہے لیکن اس ماہ تم نے اس کا بارہواں حصہ بطور قسط ادا نہیں کیا اس طرح بے اصول تحریکیں بند ہو جاوینگی اور صرف انہیں انجمنوں کو تحریک کرنی پڑے گی جنہوں نے قسط ادا نہیں کی ہوگی ہمارا یہ بھی ارادہ ہے کہ جب تمام انجمنوں کی طرف سے آمد کا بجٹ آجاوے تو ہم اسے ایک ہینڈبل کی صورت میں چھپوا دیں اور تمام انجمنوں میں ایک ایک کاپی بھیجدیں تا ہر انجمن کو یاد رہے کہ انہوں نے کس قدر روپیہ اس سال قادیان بھیجنا ہے اور انجمنوں کے سیکرٹری احباب پر زور دے سکیں۔ کہ دیکھو ہم نے اتنی رقم کا وعدہ کیا ہوا ہے اس ماہ کی قسط میں کمی ہے یہ کمی جلدی پوری کرو۔ علاوہ ازیں شائع کرنے کا یہ بھی فائدہ ہوگا کہ ہر انجمن کو باقی انجمنوں کے بجٹ کا بھی علم ہوگا اور ہر انجمن کوشش کرے گی اور طبعاً اس کے دلمیں تحریک ہوگی کہ اس کار خیر میں .... فلاں انجمن جس کے افراد بھی ہم سے زیادہ نہیں کیوں ہم سے بڑھ جاوے اس لئے وہ اپنی موعودہ رقم سے زیادہ رقم بھیجنے کی کوشش کریگی اور اس طرح پر مسابقت فی الخیر کے جو نتیجے پیدا ہوا کرتے ہیں ان سے ہم متمتع ہوں گے ہم انجمنوں کی آسانی کے لئے اس دو ورقہ کی پشت پر ایک* نقشہ کا خاکہ کھینچتے ہیں کہ اس کے مطابق تمام انجمنیں اپنا بجٹ لکھکر ارسال فرما دیں۔ زیادہ وضاحت کے لئے ہم اس میں فرضی اندراج لکھکر نقشہ پر کر کے دکھاتے ہیں احباب اس نقشہ کو صاف نقل کر کے اور اس میں اپنے چندہ کی رقم لکھکر اور خانہ پری کر کے جلد سے جلد دفتر سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما دیں۔ جلدی کی اس لئے ضرورت ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت جس قدر صیغے ہیں انہوں نے اپنے اخراجات کا بجٹ دفتر سیکرٹری میں بھیجدیا ہے۔ اب صرف آمد کے بجٹ کی انتظار ہے تاکہ اس کے آنے پر ہم مجموعی طور پر اپنا بجٹ تجویز کریں :۔

* یہ نقشہ اصل چٹھی میں ہے جو انجمنوں کے سیکرٹریوں کو بھیجی گئی۔ ایڈیٹر

یہ نقشہ تمام انجمنوں سے پُر کرکے بھیجا ہے تاکہ ہم اس کے مطابق اپنی آمد کا اندازہ کرکے اپنے اخراجات کا بجٹ بنادیں۔ میں تمام سکرٹریوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد اپنے تمام احمدی افراد سے مشورہ کرکے ہمیں مطابق نقشہ اپنا بجٹ بھیجیں یہ بجٹ ہر ایسی انجمن بھیجے جو خواہ ضلع انجمن نہ ہو لیکن چندہ اپنا براہ راست قادیان بھیجتی ہو لیکن جو انجمن اپنا چندہ خود براہ راست نہیں بھیجا کرتی بلکہ اس کا چندہ ضلع انجمن کی معرفت آتا ہے وہ ہمیں اپنا بجٹ نہ بھیجیں بلکہ وہ انجمن جس کی معرفت اس کا چندہ آتا ہے اس جماعت کا چندہ بھی شامل کرکے اپنے بجٹ میں کل رقم ظاہر کرے پس یہ بجٹ ان تمام انجمنوں کی طرف سے آنا چاہئے جو قادیان میں براہ راست اپنا چندہ بھیجتی ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ اپنی آسانی کے لئے اپنی حیثیت سے کم رقم نہ بھیجی جائے کیونکہ ہم بھی قادیان میں غافل نہیں بیٹھے ہوئے ہمارے پاس بھی دس سال کا مکمل ریکارڈ موجود ہے اور ہم جانتے ہیں کہ فلاں سال فلاں انجمن نے کتنا چندہ بھیجا تھا اس لئے مثلاً کسی نے لکھا کہ ہم اگلے سال دو ہزار روپیہ دیں گے اور ہم نے ریکارڈ کے ذریعہ معلوم کیا کہ یہ انجمن سنہ ۱۹۱۲ء میں تین ہزار دے چکی ہے تو ہم اس کو یہی لکھیں گے "یہ رقم منظور نہیں"۔ کیا وجہ کہ آپ نے سنہ ۱۹۱۲ء میں تو تین ہزار دیا اور سنہ ۱۸ء میں دو ہزار دینا چاہتے ہو پس کسی انجمن کا وہ بجٹ ہم کبھی قبول نہیں کرینگے جو ان کے گذشتہ سالوں میں سے کسی سال کے چندہ سے کم ہو بلکہ برابر بھی نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے جس کے دو دن برابر ہوں وہ گھاٹے میں ہے پس وائے ہے اس پر کہ جس کے دو سال برابر ہوں اس لئے ہر انجمن یہ نظر رکھے کہ ہم نے ہمیشہ قدم آگے بڑھانا ہے میرا تو دلی منشا ہے کہ اب کے خدا کرے آمد کا بجٹ دو لاکھ روپیہ کا ہو جاوے۔ تاکہ ہم دل کھول کر تو اشاعت اسلام کر سکیں۔ یہ تو نہ ہو کہ مبلغ جانے کے لئے تیار ہیں لیکن خزانہ سے محاسب صاحب فرماتے ہیں کہ روپیہ نہیں باہر سے تار آئی ہے کہ مبلغ بھیجو جواب دیا جاتا ہے کہ کرایہ کون دیگا۔ آہ۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے ایک ایک ہندو تو معمولی کاموں کے لئے ایک ایک لاکھ روپیہ دیدیے اور ہماری ساری قوم آخرین منہم لما یلحقوا بہم کا مصداق بنکر اور چار لاکھ کہلا کر سارے سال میں بھی ایک لاکھ روپیہ نہیں دیتی یہ سچ ہے کہ ہمارے افراد ہندوؤں کی طرح مالدار نہیں۔ لیکن میں یہ سچ کہتا ہوں کہ ہم اپنی موجودہ غربت میں بھی اگر ہمت کریں تو سال میں چار پانچ لاکھ روپیہ دے سکتے ہیں۔ مگر افسوس کہ دیتے نہیں۔ میں جب نظر کرتا ہوں کہ ہمارے کاموں میں روپیہ کی قلت کی وجہ سے ہر شعبہ میں خامی ہے تو بہت ہی افسوس آتا ہے۔ ایک طرف سکول کا ہال ناتمام کھڑا ہے کیوں؟ صرف روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ باہر سے مبلغ مانگتے ہیں۔ لیکن ہم نہیں دے سکتے کیوں؟ صرف اس لئے کہ اس کی روانگی کے لئے ہمارے پاس اخراجات نہیں پھر ہمارے سکول سے پاس کرکے طلبا نکلتے ہیں اور مجبوراً لاہور کے کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں ہمارے ہاں کوئی کالج نہیں کیوں؟ محض اس لئے کہ گورنمنٹ کی شرط کے مطابق ہمارے پاس رقم ہی نہیں۔ غرض ہماری تمام امنگیں اور جوش ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں جب ہم دیکھتے ہیں کہ مالی جہاد میں ہماری قوم سست ہے قوم نے غالباً یہ سمجھ لیا ہے کہ تمام فرائض قادیان والوں کے ہیں کام بھی وہی کریں۔ روپیہ بھی وہی فراہم کریں۔ اگر خدا کے ہاں جواب دہ ہیں تو قادیان والے ہی ہیں۔ حالانکہ ہم آپ کے ایجنٹ ہیں آپ روپیہ بھیجیں گے تو ہم امانت سے خرچ کر دیں گے ہمارے پاس کیمیا نہیں کہ آپ کے چاندی کے روپیوں کو ہم پونڈ کی شکل میں تبدیل کرلیں اور نہ ہم نے روپیوں کی کاشت شروع کی ہوئی ہے کہ آپ کے ایک روپیہ سے ہم بیس روپیہ پیدا کر لیتے ہیں۔ پس حقیقت یہ ہے کہ ہم آپ کے خادم ہیں اور خادم بھی امین پس آپ کا بھی تو فرض ہے کہ کبھی کبھی ... تو اپنے کام کی طرف خود بھی توجہ فرمادیں۔ میں کہتا کہ احمدی احباب دل میں خدارا

غور کریں کہ ان میں سے کتنوں کو یہ واقفیت ہے کہ صدر انجمن کے
ماتحت اتنے صیغے ہیں اور پھر فلاں فلاں صیغہ میں یہ اخراجات
ہیں اور ان صیغوں کی آمد اس قدر ہے میں یقیناً کہتا ہوں کہ فی دس
ہزار ایک شخص کو بھی پتہ نہیں حالانکہ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ
وہ معلوم کرے کہ میرے آقا کے مرکز میں کیا کام ہوتے ہیں
انجمن کے ماتحت کتنے صیغے ہیں ہر صیغہ میں کیا کام ہوتا ہے
ان کو کس قدر روپیہ کی ضرورت ہے وہ کس بات کے حاجتمند
ہیں پھر اس کے بعد خودبخود اسکے دل میں تحریک پیدا ہوگی کہ میں ان
کا ہاتھ بٹاؤں اور ان کی مشکلات کو ہلکا کردوں اور اس طرح پر
جب سب کی توجہ ہوگی تو ہر کام میں ترقی ہوگی اور ہم سلسلہ عالیہ
کی بہت کچھ خدمت کرسکیں گے۔ میں ادنیٰ سی مثال دیتا ہوں
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اعلان شائع کیا کہ میری
خواہش ہے کہ کسی طرح ریویو آف ریلیجنز کی دس ہزار خریداری ہو
جاوے۔ اب احمدی بھائیو! خدارا بتاؤ کہ کیا اس سبب سے پیارے
کی دلی خواہش ہم نے پوری کی! ہرگز نہیں۔ اچھا اس کو تو جانے
دو صرف اتنا بتادو کہ آپ کو یہ بھی کبھی پیدا ہوا کہ معلوم تو کریں کہ
ریویو کی کتنی خریداری ہے تاکہ اندازہ ہوسکے کہ اپنے آقا و محسن کی
خواہش کہاں تک پوری ہوئی۔ پس جب ہماری یہ حالت ہے
کہ ہمیں یہ بھی پتہ نہیں کہ ہم ترقی کرتے ہیں یا تنزل۔ تو بتاؤ کہ کس بات
کی امید کریں۔ دیکھو حضرت صاحبؑ نے مقبرہ بہشتی کی بنیاد رکھی
میں علی وجہ البصیرۃ کہتا ہوں کہ جو شخص اس میں دفن ہوگا وہ حضرت
صاحبؑ کے نزدیک بہشتی ہے۔ اور دائمی نجات اور ابدی جنت
کا مستحق ہے لیکن کتنے ہیں جنہوں نے دروازہ کے سامنے آنیوالے
اور مفت ملنے والے بہشت میں داخل ہونے کی کوشش کی کیا
ان بارہ سالوں میں بارہ سو بھی وصیت کرنیوالے ہیں ہرگز نہیں۔
پس جس قوم کی یہ حالت ہو کہ بہشت جو مقصود اصلی ہے اور یہ

ساری دنیوی زندگی اسی کے لئے بنائی گئی ہے اسے پس پشت
ڈالتی ہو تو اس سے کس بھلائی کی امید ہوسکتی ہے دیکھو حضرت
رسول کریم جوار میں دفن ہونے سے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی کیا
شان بڑھ گئی لیکن بروز محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ایک مقبرہ میں آرام کرتا ہے۔ اور ہم اس کے پیروں میں جگہ
پانے کے لئے حالانکہ مفت ملتی ہے کوئی کوشش نہیں کرتے
غرض میں کہاں تک گنواؤں کوئی ایک بات ہو تو آدمی کہتا بھی بھلا
لگتا ہے جب ہمارے سب کام خام اور ہماری ضرورتیں ناتمام
ہیں تو کس کس کا نام لیں اس لئے برائے کرم تمام احباب اس طرف
متوجہ ہوں اور اس سال اس فراخدلی اور وسعت اور ایثار سے کام لیں
کہ ہماری آمد کا بجٹ دو لاکھ روپیہ ہوجائے اور پھر صرف بجٹ
بنا کر ہی نہ بھیجیں بلکہ مطابق بجٹ کے ماہواری قسطیں مقررہ ماہ
سے ادا کرنی شروع کردیں۔ ہمارا مالی سال اکتوبر سے ستمبر تک
ہوتا ہے اسلئے اکتوبر ۱۹۱۸ء سے ستمبر ۱۹۱۹ء تک بارہ ماہ کا بجٹ
ہم نے بنانا ہے احباب مشورہ کرکے سکرٹریوں کی معرفت
جلد سے جلد تجویز فرمائیں کہ ان کی جماعت اکتوبر ۱۹۱۸ء لغایت
ستمبر ۱۹۱۹ء ایک سال میں کس قدر چندہ قادیان بھیجنے کا
ارادہ کرتی ہے یہ بجٹ صرف چندہ عام کا ہوگا جس میں لنگر
خانہ، اشاعت اسلام۔ مدرسہ احمدیہ۔ اور مدرسہ انگریزی
ہر چہار مدات شامل ہیں:

باقی مساکین۔ یتامیٰ۔ زکوٰۃ۔ صدقۃ الفطر۔ انکے بجٹ
بنانیکی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے عنقریب ایک علیحدہ
تجویز ظاہر کی جاویگی۔ پس میں مکرر عرض کرتا ہوں کہ ۲۸ جون ۱۸ء
تمام انجمنیں مطابق نقشہ اپنا بجٹ بنا کر بھیجدیں۔ میں ایک بات
کہنے سے رک نہیں سکتا وہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا ہے
قادیان سے جب کسی بات کے متعلق بیرونی سکرٹریوں سے مشورہ